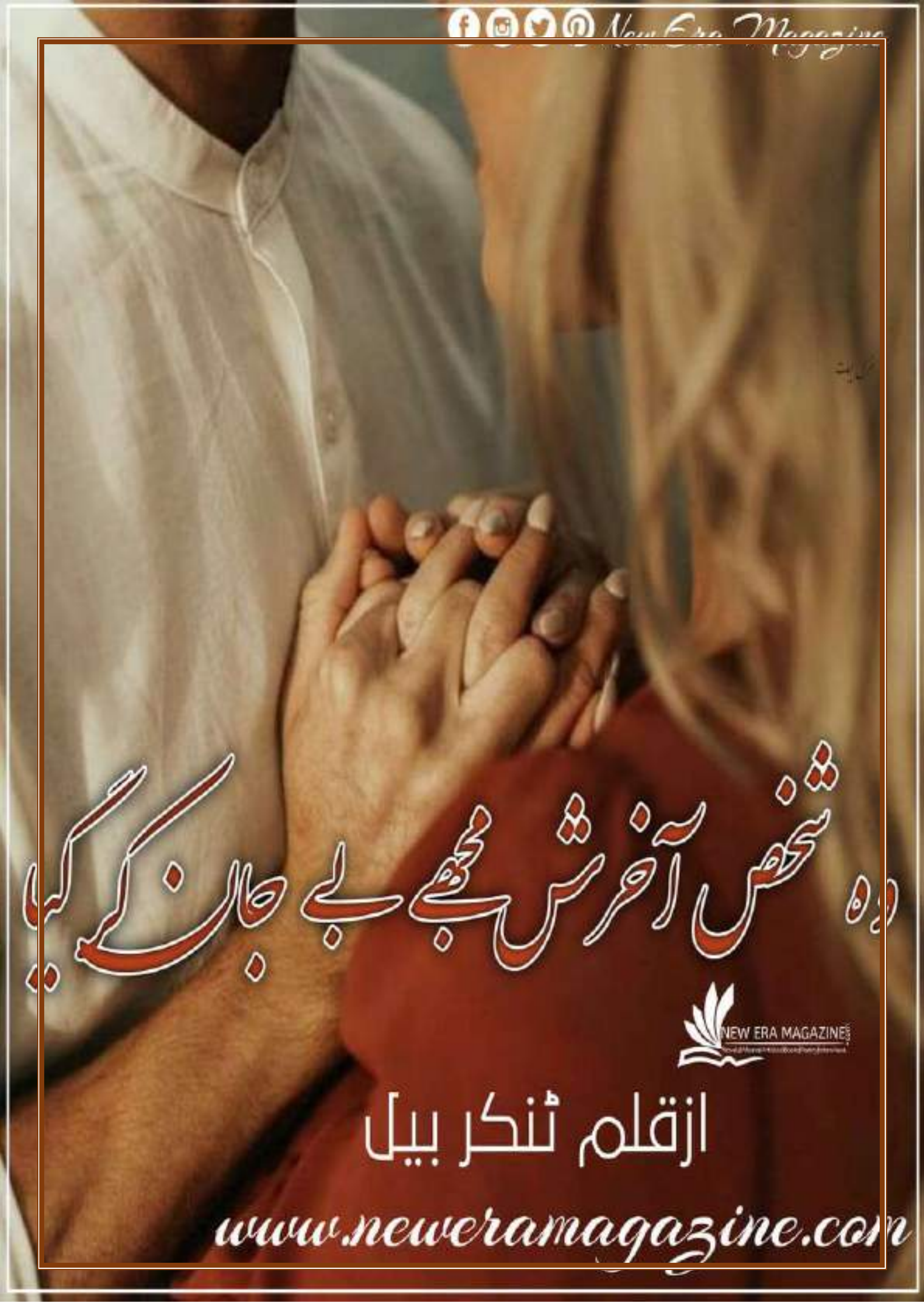
New Era Magazine
وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا
NEW ERA MAGAZINE
ازقلم ٹنکر بیل
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا

از ٹنکر بیل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہاں سے نکل کر پائیز آفس آگیا پر دل و دماغ تو ابھی تک ان غزالی آنکھوں میں کھوئے ہوئے تھے۔ وہ کسی کام میں بھی دھیان نہیں لگا پا رہا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ کوئی دل پھینک قسم کا انسان تھا لیکن شارمین کی آنکھوں میں ایسا کچھ تو تھا جس نے پائیز جیسے بندے کا بھی دل دھڑکا دیا۔ میٹنگ روم میں پریزینٹیشن کے دوران بھی وہ بار بار اٹک رہا تھا جو دائم اور مجتبیٰ غازیان کے لیے باعثِ تعجب تھا۔

میٹنگ کے بعد دائم دروازہ نوک کرتے ہوئے پائیز کے کمرے میں آیا جو کھڑکی کے پاس کھڑا نا جانے کہاں کھویا ہوا تھا۔ وہ اپنے خیالوں میں اس قدر گم تھا کہ اسے دائم کے آنے کا اندازہ ہی نہیں ہوا۔

'پائیز تمھاری طبیعت ٹھیک ہے نا؟' دائم نے پائیز کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

'جی بھائی مجھے کیا ہونا ہے۔' پائیز چونک گیا۔

'تم گئے تھے آج؟' دائم نے کسی خیال کے تحت پوچھا تو پائیز نے سر ہلا دیا۔

'ہمم۔۔ تو کیا گڑبڑ کر کے آئے ہو۔' دائم مسکراتے ہوئے کہا تو پائیز نے ایک ناراض

نظر اپنے بھائی پر ڈالی جو اس کے دیکھنے پر مسکراہٹ دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔

'آہہہ۔۔۔آپ سب مجھ معصوم کے ساتھ بہت بُرا کر رہے ہیں۔' پائیز نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے مظلومیت سے کہا۔

دراصل کل شام کو اقبال اعظم نے پائیز کو کال کی تھی کیونکہ انھیں کسی حد تک اندازہ ہو چکا تھا کہ شارمین نے انکار ہی کرنا ہے۔ لیکن اس رشتے میں سب بڑوں کی رضامندی شامل تھی تو اقبال اعظم چاہتے تھے کہ پائیز ایک بار خود شارمین سے بات کرے اور ضرورت پڑنے پر دھمکی کا بھی استعمال کرے کیونکہ ان کی سر پھری شہزادی کو قابو کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔ آج پائیز شارمین سے ملنے گیا تھا، یہ بات دائم، شارق اور عریش کے علاوہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھی۔

'ہاہاہاہا۔۔۔بتاؤ تو صحیح ہوا کیا ہے۔' دائم نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

'کچھ بھی نہیں ہوا۔ بھائی میں ریسٹ کرنا چاہتا ہوں۔' پائیز کو وجہ بتانے میں جھجک محسوس ہو رہی تھی تبھی بات بدل دی۔

'چلو ٹھیک ہے تم گھر جاؤ میرے مجنوں بھائی اور میری مانو اب کچھ دن آفس سے چھٹی

کرلو۔کیونکہ کچھ دنوں تک تو تمھاری حالت ایسی ہی رہنی ہے۔کام میں دل نہیں لگنا بس ہر وقت وہ ہی یاد آتی رہے گی۔' دائم شرارت سے کہتے ہوئے حیران کھڑے پائیز کو کھینچ کر پارکنگ میں لے آیا اور عریش کو کال ملائی۔

'اسلام علیکم بھائی!' عریش کی آواز آئی۔

'وعلیکم اسلام۔ عریش یار جلدی سے آفس آؤ اور اس مجنوں کو گھر ڈراپ کرو۔' دائم پائیز کو اگنور کیے مزے سے بولا۔

'میں بھی باہر ہی ہوں بس تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔'

'تمھیں کیا ہوا ہے جو باہر گھوم رہے ہو؟' دائم نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

'آج کام نہیں تھا تو سوچا جلدی چلا جاؤں۔' عریش نے وضاحت دی۔

'چلو ٹھیک ہے جلدی سے پہنچو۔اچھا اللہ حافظ!'

فون رکھ کر دائم پائیز کی طرف متوجہ ہو جو حیران پریشان یہ سوچ رہا تھا کہ دائم کو کیسے پتا چلا۔

'مجھے تمھارے تصورات سے ہی تمھاری اندرونی کیفیت کا پتا چل جاتا ہے شہزادے۔'

دائم نے پائیز کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

'بھائی میں نے پاگل ہو جانا ہے۔'اب دائم سے کچھ بھی چھپانا بیکار تھا تو پائیز نے کھل کر اپنی حالت بیان کی۔

'کوئی بات نہیں! میں سمجھ سکتا ہوں۔ میرا بھی یہی حال تھا جب میں اقراء سے ملا تھا۔'

دائم کے معصومیت سے کہنے پر پائیز مسکرایا لیکن سامنے سے آتی عریش کی گاڑی دیکھ کر پائیز کی مسکراہٹ سمٹی۔اب عریش اور شارق نے تب تک چین سے نہیں بیٹھنا تھا جب تک پائیز انھیں سچ نہ بتا دے۔

'بھائی یہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔'

'نہیں بھائی بہت اچھا کیا بتا کر۔ ورنہ اس نے بات دبا لینی تھی۔'دائم کے جواب دینے سے پہلے ہی عریش بول پڑا جس پر دائم تو ہنسنے لگا لیکن پائیز اسے گھور کر رہ گیا۔

'بیٹا مجنوں! گھر چلو اور تھوڑا سا ریلیکس کرنے کے بعد طوطے کی طرح فر فر ساری کہانی سنانا۔اب بیٹھو بھی۔۔۔۔اللہ حافظ بھائی!'پائیز کو پکڑ کر گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے عریش نے دائم کو سلام کیا اور گاڑی بھاگا کر لے گیا۔

'اللہ حافظ !' دائم بھی مسکراتے ہوئے واپس اندر چلا گیا۔

'پائیز کہاں ہے؟' مجتبیٰ غازیان نے دائم کو اکیلے آتا دیکھ کر پوچھا۔

'ڈیڈی اس کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی تو میں نے عریش کے ساتھ گھر بھیج دیا۔' دائم نے فائل اٹھاتے ہوئے بتایا۔

'ہمم۔۔۔ کہہ دو کہ چیک اپ کروالے۔' مجتبیٰ غازیان نے خود کو مصروف ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ ان کے یوں کہنے پر دائم مسکرایا۔

'جی میں کہہ دوں گا۔'

****

شارمین نے بمشکل خود کو سنبھالا ہوا تھا لیکن دل و دماغ میں تو زبردست قسم کی گرج برس ہو رہی تھی۔ شارمین نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ پائیز ایسا کچھ کرے گا۔ اب وہ صحیح معنوں میں پائیز سے بدگمان ہوئی تھی۔ دل میں موجود نرم گوشہ بے یقینی و غصّے کے احساسات سے دب کر رہ گیا۔

یونی سے گھر آتے ہی وہ اسٹیڈیز کا بہانہ بنا کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ نسرین بیگم

نے بھی پڑھائی کے بارے میں سوچتے ہوئے کچھ نا کہا۔ شارمین اپنی اسٹیڈی ٹیبل پر بیٹھی پائیز کی ویڈیو دیکھ رہی تھی۔

'ضروری تو نہیں کہ ظاہری خوبصورتی کا باطن بھی دلکش ہی ہو۔' دماغ نے ورغلانا شروع کیا۔

'ہو سکتا ہے اس نے مجبوری میں ایسا کیا ہو!' دل نے تردید کرتے ہوئے صفائی پیش کی۔

'کون سی مجبوری؟ کیسی مجبوری؟ وہ ایک انا پرست انسان ہے جسے پہلی بار کسی لڑکی نے انکار کیا ہے! جب انا پر وار کیا جائے تو سامنے والا بلبلا اٹھتا ہے۔' دماغ نے زہر اُگلا۔

'نہیں ایسا کچھ بھی نہیں! اگر اس میں انا ہوتی تو وہ معافی کبھی بھی نا مانگتا۔' دل نے دماغ کے اُگلے زہر کا اثر کم کرنا چاہا۔

یا اللہ! میں کہاں جاؤں؟'

دل و دماغ کی جنگ سے عاجز آتے شارمین فریاد کرتے ہوئے بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹی۔

'جو بھی ہو میں مسٹر! تمھیں کوئی حق نہیں تھا یہ سب کرنے کا اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ

یہ سب کر کے تم مجھے مجبور کر سکتے ہو تو یہ تمھاری غلط فہمی ہے۔ تمھیں اپنی اس حرکت کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔' دماغ کا اگلا زہر اپنا کام شروع کر چکا تھا۔

اس سے پہلے کے شارمین کا دماغ کوئی خرافاتی آئیڈ یا دیتا، ونیسہ کی کال آگئی۔ خود کو پر سکون کرتے ہوئے شارمین نے کال یس کی۔

'اسلام علیکم ! کیسی ہو میری جان؟'

'وعلیکم اسلام پشو گے ! تم سناؤ یہ آج سورج کہاں سے نکلا ہے جو مس پشو گے نے سلام میں پہل کی ہے !' ونیسہ کی چہکتی آواز نے شارمین کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھیر دی۔

'بس ویسے ہی سوچا آج میں کر دوں۔'

'اسلام علیکم شانی ونی کیا حال ہے؟' ایشل نے سلام کیا۔

'وعلیکم اسلام کہاں غائب تھی تم؟' شارمین نے پوچھا۔

'اوہ ہاں ! شانی یار ریلی سوری وہ اس دن میں کلاس میں تھی تو کال پک نہیں کر سکی اور پھر جب گھر آئی تو میری کزنز آئیں تھیں ان کے ساتھ دن گزر گیا اور کال بیک نہیں کر

سکی۔'ایشل بنا رکے بولتی گئی۔

'جاناں سانس لے لو۔'ونیسہ نے ٹوکا۔

'ہاں نا۔مجھے پتا تھا تم بزی ہو گی تبھی کال بیک نہیں کی۔'

'نہیں مجھے بُرا لگ رہا تھا نہ بس اسی لیے اور میں نے بھی آج کال کرنی ہی تھی پر ونی نے کر لی۔'ایشل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'جس بات کے لیے فون کیا ہے وہ تو بتائی ہی نہیں۔'

'کون سی بات؟'شارمین اور ایشل نے ایک ساتھ کہا۔

'یار یہ آدمی نہ مجھے بہت زہر لگنے لگا ہے۔'ونیسہ نے غصّے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

'کون سا آدمی؟'دونوں کو حیرت ہوئی۔

'ایک ہی تو نمونہ ہے جو میرے پیچھے پڑا ہوا ہے۔'ونیسہ نے بیزاری سے کہا۔

'اب کیا کر دیا اس معصوم نے؟'شارمین نے جان بوجھ کر "معصوم" بولا۔

'ہاں ایک تم معصوم اور ایک وہ۔'

'ہوا کیا ہے یہ بتاؤ۔' ایشل نے پوچھا۔

'اس گدھے نے آپی سے بات کی ہے اور آپی تو جیسے تیار بیٹھی تھیں فوراً سے مماجان کو کہہ دیا اور مزے کی بات مماجان اور باباجانی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آج مماجان مجھ سے پوچھ رہی تھیں کہ اگر مجھے کوئی اعتراض نہ ہو تو صنم آنٹی (ایمان کہ ساس) رشتہ لے آئیں۔' ونیسہ نے اپنا دکھڑا رو دیا۔

'ہاں تو وہ بچارہ اور کیا کرتا۔ تم تو بات سن ہی نہیں رہی تھی۔' شارمین نے واسق کی سائیڈ لی۔

واسق حیدر کلیم کا چھوٹا بھائی تھا۔ شکل و صورت اور سیرت کا بھی اچھا تھا لیکن بچارہ ہماری ونیسہ کو پسند کرنے کا سنگین جرم سرانجام دے چکا تھا۔ واسق نے جب بھی اس سے بات کرنا چاہی ونیسہ نے ہمیشہ اسے باتیں ہی سنائیں۔ اب اس بچارے نے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایمان سے بات کی تھی جو ونیسہ کو تپانے کا باعث بن گئی۔

'ونی میری جان اس نے کوئی غلط راستہ تو نہیں اختیار کیا نا۔ پھر کیوں اتنا غصّہ ہو رہی ہو؟' ایشل نے بھی سمجھایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'یار رر مجھے کوئی مسئلہ نہ ہوتا اگر وہ انسانیت سے بات کر لیتا۔ آپی سے کہتا ہے آپ کی بہن سے میں نے جب بھی بات کرنی چاہی انھوں نے مجھے ہمیشہ غلط ہی سمجھا ہے۔ اسی لیے آپ سے بات کر رہا ہوں۔' ونیسہ نے واسق کی نکل اتارتے ہوئے کہا تو شارمین اور ایشل ہنس دیں۔

'ہاں تو اس کا حل ہے نا میرے پاس۔ تم شادی کے بعد گن گن کر بدلے لینا۔' شارمین نے ہنستے ہوئے مشورہ دیا۔

'پتہ نہیں موقع ملے یا نہ ملے۔۔۔' ونیسہ نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔

'کیا مطلب؟' ایشل نے پوچھا۔

'کچھ نہیں۔ اچھا ایک اور بات وہ پرسو آرہے ہیں۔'

'بس میری جان اللہ وہ کرے جو تمھارے حق میں بہتر ہو۔' شارمین نے دل سے دُعا دی۔

'آمین۔' سب نے بیک وقت کہا۔

'اچھا میں چلتی ہوں کچھ اسائمنٹس بنانی ہیں۔ پھر بات ہوتی ہے۔ اللہ حافظ!' ایشل نے

کہا۔

'اللہ حافظ پشو گے، جاناں۔ باأُمیدِ دیدار!'

'انشاءاللہ! اللہ حافظ ونی۔'شارمین نے مسکرا کر کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔

****

اس وقت شارق اور عریش پائیز کو گھیرے بیٹھے ہوئے تھے۔

'بتاؤنا کیا ہوا تھا۔'شارق نے پائیز کو جھنجھوڑ ڈالا۔

'کیا لڑکیوں کی طرح شرما رہے ہو۔'پائیز کو ہنوز خاموش دیکھ کر عریش نے طنز کیا۔

'میں۔۔ نہیں۔۔۔۔۔بتاؤں۔۔۔گا۔۔۔'پائیز نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔آخر پہلی بار موقع ملا تھا انھیں ستانے کا، ایسے کیسے جانے دیتا۔

'ٹھیک ہے نہ بتاؤ۔ہم بھی کون سا مرے جا رہے ہیں۔ چل عریش ہم چلتے ہیں۔'

شارق کو غصّہ ہی آ گیا کیونکہ پچھلے ایک گھنٹے سے وہ پائیز کی منت کر رہے تھے اور وہ مزے سے "میں نہیں بتاؤں گا" کہتا دونوں کو تپا رہا تھا لیکن انھیں اٹھتا دیکھ کر فوراً سے لائن پر آیا۔

'اچھا سنو۔۔بتا رہا ہوں۔'پائیز کا بھی گزارا نہیں ہونا تھا انھیں بتائے بنا سو مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور ساری بات بتا دی۔

'اور انھوں نے کچھ بھی نہیں کہا؟'عریش نے حیرت سے پوچھا۔

'نہیں!بس جو بھی کہا ہے میں نے ہی کہا۔وہ خاموش تھی۔'پائیز نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔

'ہمم تمہیں کیا لگتا ہے اب وہ مان جائیں گی؟'

یہ مِہنا اور اسمارہ بیگم کی تربیت ہی تھی کہ دونوں کے لہجے میں شارمین کے لیے عزت و احترام تھا۔

'لگتا تو نہیں ہے۔جب اتنی چھوٹی سی بات کو بیں بنا کر انکار کر سکتی ہے تو اب تو۔۔۔'پائیز نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

'چلو دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔اب تم یہ بتاؤ کی آفس میں مجنوں کی روح کیسے لینڈ کر گئی تھی تم پر؟'عریش نے شرارت سے کہا تو شارق بھی مسکرانے لگا۔

'بتاؤ بتاؤ۔'

اور پائیز جو خوش ہو رہا تھا کہ وہ اپنا دھیان بٹانے میں کامیاب ہو گیا ہے، عریش کی بات پر ایک عجیب سی کیفیت سے دوچار ہو گیا۔بے چینی اچانک حملہ آور ہوئی تو پائیز اٹھ کھڑا ہوا اور ٹیرس پر چلا گیا۔عریش اور شارق بھی حیران ہوتے ہوئے اس کے پیچھے گئے جواب ریلنگ پر دونوں ہاتھ ٹکائے آگے کی طرف جھکا ہوا تھا۔

'پائیز تم ٹھیک ہو؟'

شارق نے اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے پوچھا جو پسینے سے بھیگ چکا تھا۔آنکھیں لال ہو رہی تھیں اور ہاتھوں کی رگیں بھی ابھر گئیں۔عریش جلدی سے پانی لایا اور اسے دیا لیکن پائیز نے گلاس ہاتھ سے دور دھکیل دیا۔

'میں تم سے پوچھ نہیں رہا۔'

عریش کے چلانے پر پائیز نے خاموشی سے پانی لے لیا اور چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرنے لگا۔کچھ دیر بعد پائیز کی حالت سنبھلی تو شارق اور عریش نے سکھ کا سانس لیا۔

'ٹھیک ہو؟'شارق کے پوچھنے پر پائیز نے سر ہلا دیا۔

'بڑی یہ سب کب تک چلے گا؟'عریش نے پائیز کے کندھے پر سر ٹکاتے ہوئے نم لہجے

میں پوچھا۔

کافی ٹائم سے پائیز کے ساتھ ایسا ہو رہا تھا۔شارق نے کئی بار چیک اپ کروانے کا کہا لیکن پائیز نے ہمیشہ ٹال دیا یہ کہہ کر کہ وہ ٹھیک ہے۔

'پتا نہیں۔'

'اب اگر تم سیدھی طرح سے میرے ساتھ چیک اپ کروانے نہ گئے تو میں چاچو کو بتا دوں گا۔'شارق نے دھمکی دی۔

'اور ایک ڈاکٹر ہوتے ہوئے بھی تم یہ کہہ رہے ہو؟'پائیز نے شارق کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

اس سے پہلے کے ان میں مزید کوئی بات چیت ہوتی،تانیہ دروازہ نوک کر کے اندر آئی۔

'سب آجائیں کھانا ریڈی۔۔۔۔بھائی آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟؟'پائیز کے سرخ چہرے پر نظر پڑتے ہی تانیہ بات ادھوری چھوڑ کر پائیز کے پاس آئی۔

'کچھ نہیں ہوا پرنسس میں ٹھیک ہوں بس سر میں درد ہے۔'پائیز نے تانیہ کو پیار کیا جو اب آنسو بہا رہی تھی۔

'تو میڈیسن لے لیں۔'

'ایسے کیسے لے۔پہلے کھانا تو کھائے۔'شارق کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

'میں یہی لا دیتی ہوں۔'

تانیہ جواب کا انتظار کیے بنا ہی چلی گئی۔

'عریش بھاگو!!وہ سب کو بتا دے گی۔'پائیز کے کہنے پر عریش تانیہ کے پیچھے گیا۔

'ویٹ ویٹ ویٹ!'عریش کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

'مجھ پر ٹرسٹ ہے نا؟'عریش کے پوچھنے پر تانیہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

'وہ تھوڑا سا ریسٹ کرے گا تو بلکل ٹھیک ہو جائے گا اور ابھی کسی کو بتانا نہیں ہے میں خود ہی بات کر لوں گا۔'

عریش تانیہ کو لیے کیچن میں آ گیا جہاں غزالہ بیگم اور منہا بیگم کھانا لگانے کی تیاری کر رہی تھیں۔

'آنی ہم تینوں کمرے میں ہی کھا لیں گے۔'عریش نے عام انداز میں غزالہ بیگم سے

کہا۔

'کیوں؟ خیریت؟'

'جی وہ ایک میٹنگ کے بارے میں ڈسکشن کرنی ہے۔' عریش نے بہانا بنایا۔

'اچھا ٹھیک ہے۔'

منہا بیگم نے ٹرے بنا کر عریش کو دی۔ وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں تانیہ کو ریلکس رہنے کا اشارہ کرتا چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

آج ایک بار پھر عابر ویلہ میں سب بڑے جمع تھے اور شارمین سے اس کی مرضی پوچھ رہے تھے۔

'پائیز سے اور کوئی گلہ؟' جواد اعظم نے شارمین سے پوچھا جو سنجیدہ تعصورات لیے بیٹھی ہوئی تھی۔

'نہیں چاچو! مجھے اور کوئی گلہ نہیں۔' تعصورات کی طرح آواز میں بھی سنجیدگی تھی۔

'ٹھیک ہے بیٹا! میں آپ سے دوبارہ پوچھتا ہوں۔ اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو ہم انھیں

مثبت جواب دے دیں؟'اب کی بار عابر اعظم نے شارمین سے پوچھا۔

فہد، نسرین بیگم، جیا اور باقی سب کی نظریں شارمین پر تھیں جو خاموشی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی یوں جیسے ہاتھوں کی لکیروں میں جواب تلاش کر رہی ہو۔

'میری دو ڈیمانڈز ہیں۔ اگر وہ منظور ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔'شارمین کی بات پر جہاں نسرین بیگم اور جیا نے اپنا سر پکڑا، وہیں تمام مرد حضرات حیرت سے شارمین کو دیکھنے لگے جو اپنی بات کہہ کر سر جھکائے بیٹھی تھی۔

'کون سی ڈیمانڈز؟'امان اعظم نے پوچھا۔

'پہلی ڈیمانڈ یہ ہے کہ نکاح سنہری مسجد میں ہوگا جس میں صرف فیملی ممبرز ہوں گے جیسے کہ آپ سب۔'اپنی بات مکمل کر کے شارمین نے ایک نظر سب کو دیکھا جن میں سے کچھ کی آنکھوں میں حیرت تھی تو کچھ کی آنکھوں میں غصّہ (اور غصیلی آنکھیں کن کی ہوں گی وہ آپ سب بخوبی جانتے ہیں)۔

'شارمین یہ کیا بات ہوئی؟'نسرین بیگم نے شارمین کو گھورا۔

'ایک منٹ نسرین! دوسری ڈیمانڈ بتاؤ۔'بیگم کو ٹوکتے ہوئے عابر اعظم نے شارمین

سے کہا۔

'دوسری یہ کہ نکاح کے ٹھیک دو دن بعد سب کو بتایا جائے نکاح بارے میں۔ اگر اِن دونوں ڈیمانڈز سے کوئی ایشو نہیں ہے تو میں راضی ہوں۔' اپنی دوسری ڈیمانڈ بتا کر شارمین نے سر جھکا لیا۔

'ان ڈیمانڈز کی کوئی وجہ؟' اقبال اعظم نے اپنی پُر سوچ نظریں شارمین ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

'کوئی خاص وجہ نہیں چاچو۔ بس میں چاہتی ہوں نکاح کے وقت صرف میرے اپنے ہی میرے ادر گرد موجود ہوں۔' شارمین نے آہستہ سے کہا۔

'ٹھیک ہے بیٹا! ہم بات کریں گے۔ اب آپ اپنے روم میں جاؤ۔' اسد خان نے نارمل انداز میں کہا تو شارمین فوراً سے اٹھی اور وہاں سے چلی گئی کیونکہ نسرین بیگم مسلسل اسے گھور رہیں تھیں۔

'لالہ آپ بجائے اسے سمجھانے کے اس کی ہاں میں ہاں کیوں ملا رہے ہیں۔' نسرین بیگم نے افسوس سے اپنے لالہ کو دیکھا۔

'دیکھو گڑیا زندگی شارمین نے گزرانی ہے تو اس کی مرضی ہونا بہت ضروری ہے۔اور اس نے کوئی غلط بات بھی نہیں کی۔ صرف یہی چاہتی ہے نا کہ نکاح سادگی سے ہو۔' اسد خان نے نسرین بیگم کو پیار سے سمجھایا۔

'جی بھابھی! یہ تو آپ بھی جانتی ہیں کہ وہ کتنی حساس ہے۔اس نے آرام سے رضامندی دے دی یہ بھی بڑی بات ہے۔'امان اعظم نے بھی شارمین کی سائیڈ لی۔

'بس پھر ایسا کرتے ہیں کسی دن چلتے ہیں ان کی طرف۔گھر بار بھی دیکھ لیں گے اور بات بھی کر لیں گے۔'اقبال اعظم نے عابر اعظم کو دیکھتے ہوئے مشورہ دیا۔

'ٹھیک ہے ایسا ہی کریں گے۔ نسرین آپ انھیں بتا دیں کہ اس سنڈے کو ہم ملنے آئیں گے۔'

'جی اچھا۔'نسرین بیگم ناراضگی سے کہتے ہوئے اٹھ کر چلی گئیں۔

'عابر دیکھو زرا! وہ ناراض ہو کر گئی ہے۔'بھائی تھے نا،ان کی نظروں سے بہن کی ناراضگی چھپ نہ سکی۔

عابر اعظم سر ہلاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے گئے تو باقی سب بھی اپنے اپنے گھروں کو

نکل گئے۔

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

ونیسہ اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی ایمان سے باتیں کر رہی تھی۔

'ونیسہ تم خوش ہو نہ؟' ایمان نے باتوں ہی باتوں میں پوچھا۔

'پتا نہیں!'

'اس بات کا کیا مطلب ہوا ونیسہ ؟'ایمان کو حیرت ہوئی۔

'کچھ خاص نہیں آپی۔ مماجان اور باباجانی راضی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔'

'میں تمھاری رضامندی نہیں خوشی کا پوچھ رہی ہوں۔'

'خفا نہیں تو خوش بھی نہیں ہوں۔'ونیسہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

'گڑیا مجھ سے ناراض ہو؟'جب بھی ونیسہ ایمان سے ناراض ہوتی تھی اسی طرح گھما پھرا کر باتیں کیا کرتی تھی۔

'نہیں آپی ناراض تو نہیں،بٹ آپ سے ایک گلہ ضرور ہے۔'

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'کیسا گلہ ؟'

'کاش آپ نے واسق کی بات میری آپی بن کر سنی ہوتی نا کہ اس کی بھابھی بن کر۔'

ونیسہ نے اداسی سے کہا۔

'گڑیا پلیز کھل کر کہو کس بات سے ہرٹ ہوئی ہو۔'

'آپی اگر ایسی کوئی بات کی بھی تھی تو آپ کو میری سائیڈ لینے چاہیے تھی۔آپ اسی وقت کہہ دیتی کہ میرا مقصد ان کی انسلٹ کرنا کبھی بھی نہیں رہا۔لیکن آپ نے ان کی

بھابھی بن کر مجھے ہی ڈانٹ دیا۔اگر وہ سچ میں سیریس ہوتا تو وہ پہلے ہی آپ سے بات نہ کر لیتا؟؟'ونیسہ بولنے پر آئی تو سب بول گئی جو دل میں تھا۔

'ایم سوری گڑیا۔خوشی میں میرا دھیان ہی نہیں گیا اس طرف۔'ایمان جانتی تھی ونیسہ کافی حساس ہے لیکن اس حد تک باریکیوں پر غور بھی کرتی ہو گی یہ ایمان کو آج پتا چلا تھا۔

'آپی سوری نہ کریں۔میں نے یہ سب اس لیے تو نہیں کہا تھا۔بس جو دل تھا وہ بتا دیا۔' ونیسہ کو اچھا نہ لگا ایمان کا معافی مانگنا۔

'اور جہاں تک بات ہے سائیڈ لینے کی، تو گڑیا حیدر نے اسی دن واسق کو بھی ڈانٹا تھا۔'

'اچھا بس مجھے اس ٹاپک پر مزید کوئی بات نہیں کرنی۔آپ یہ بتائیں میرے مارشمیلوز کہاں ہیں؟'ونیسہ نے بات بدلنا ہی مناسب سمجھا۔

'ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی سُلایا ہے۔ورنہ سکون سے بات نہ کرنے دیتے۔'ایمان نے ایک نظر اپنے ساتھ سوئے ہوئے شہزادوں پر ڈالی۔

'میری طرف سے خوب سارا پیار کریں اور بھائی کو سلام کہیں۔اللہ حافظ!'

'وعلیکم اسلام۔اوکے اللہ حافظ !'ایمان نے مسکراتے ہوئے فون رکھ دیا۔

'بات ہو گئی ؟'حیدر کلیم نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

'جی ہو گئی۔ لیکن حیدر ونیسہ کی بات نے مجھے بھی سوچ میں ڈال دیا ہے۔'ونیسہ کی کہی باتیں یاد کرتے ہوئے ایمان نے اپنے شوہر سے کہا۔

'کون سی بات نے ؟'

'حیدر اگر واسق واقعی ونیسہ کے بارے میں سنجیدہ ہوتا تو وہ پہلے ہی مجھ سے بات نہ کر لیتا؟'

'ہاں یہ بھی ہے۔ چلو میں بات کرتا ہوں صبح۔اب سو جاؤ پھر آنکھ نہیں کھلے گی۔'

حیدر کلیم نے کہتے ہوئے ایمان کو کھینچ کر لیٹا دیا کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو ساری رات ایمان نے جاگ کر سوچتے ہوئے ہی گزار دینی تھی۔

دوسری طرف ونیسہ فون رکھنے کے بعد اسائمنٹ بنانے میں مصروف تھی۔ جب لکھتے لکھتے وہ رک گئی۔

'اللہ جی ! پتا نہیں کیوں آج کل کسی بھی خوشی کے موقع پر ایسا لگتا ہے یہ وقتی ہو گا۔

نہیں میرا مطلب کہ مجھے پتا ہے کہ وقت کبھی ایک سا نہیں رہتا لیکن۔۔۔۔۔

افففف۔۔۔'ونیسہ اپنے رب سے حالِ دل بیان کر رہی تھی۔

'بس آپ تو سمجھ رہے ہیں نا کیا فیل ہو رہا ہے آج کل۔اللہ جی پلیز کچھ کریں۔'منہ پھلا کر کہتے ہوئے ونیسہ اسائمنٹ ویسے ہی چھوڑ کر بیڈ پر لیٹ گئی۔

****

جب عابر اعظم کمرے میں آئے تو نسرین بیگم نے تقریباً ساری ہی الماری بیڈ پر خالی کی ہوئی تھی اور اب سب کپڑوں کو تہہ کر رہی تھیں۔وہ جب بھی ناراض ہوتی ایسا ہی کرتی تھیں۔

'لگتا ہے موسم کافی خراب ہے۔'عابر اعظم نے کپڑوں کو سائیڈ پر کرتے ہوئے اپنے لیے جگہ بنائی۔

'ہمم۔۔۔بجلی گرنے کے اثرات بھی نظر آرہے ہیں۔'نسرین بیگم کو خاموش پا کر عابر اعظم نے ایک بار پھر کوشش کی اور اپنی کوشش میں کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئے کیونکہ نسرین بیگم نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی عابر اعظم کی شرٹ انہیں کی طرف اچھال

دی۔

'مجھے سمجھ نہیں آتی آپ سب کیوں شارمین کی ہر چھوٹی بڑی بات کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں۔پہلے بھی وہ پائیز کی انسلٹ کروا چکی وہ بھی بلاوجہ!'

'بلاوجہ نہیں! پائیز کی غلطی تھی۔'عابر اعظم نے جیسے پتے کی بات بتائی۔

'اور شارمین نے تو آگے سے ایک لفظ بھی نہیں بولا ہوگا۔گونگی بن کر پائیز سے باتیں سن کر آگئی۔'نسرین بیگم کے طنز پر ایک لمحے کے لیے تو عابر اعظم بھی لاجواب ہو گئے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'اور اب بھی آپ سب فضول میں اسے سر پر چڑھا رہے ہیں۔عابر میں اس کی ماں ہوں، دشمن نہیں کہ آپ میری باتوں کو ہمیشہ غلط سینس میں لیتے ہیں۔'نسرین بیگم غصّے سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

'اچھا ریلیکس! میں نے کب آپ کی باتوں کا غلط مطلب نکالا ہے؟'عابر نے نسرین بیگم کو بیٹھاتے ہوئے پانی کا گلاس پکڑایا۔

'آپ کیوں نہیں سمجھ رہے عابر آپ کی بیٹی کے دماغ میں ضرور کوئی الٹا خیال گھوم رہا

ہے۔پہلے اتنی چھوٹی سی بات کو بیس بنالیا اور اب جب وہ مسئلہ حل ہو گیا ہے تو نیا شوشا چھوڑ دیا۔'

'بیگم آپ کیوں اس قدر بدگمان ہیں میری بیٹی سے؟'عابر اعظم تو حیران رہ گئے تھے نسرین بیگم کی باتیں سن کر۔

'آپ کو لگتا ہے نہ کہ میں غلطی پر ہوں، تو ٹھیک ہے جو مرضی کریں۔میں کچھ نہیں کہہ رہی۔مسز مجتبیٰ کو کال کر کے بتا دیتی ہوں چلے جایئے گا۔'نسرین بیگم بنا عابر اعظم کو بولنے کا موقع دیے موبائل اٹھا کر غزالہ بیگم کو کال ملا چکی تھیں۔

'اسلام علیکم! مسز عابر بات کر رہی ہوں۔'

'وعلیکم اسلام! جی میں نے پہچان لیا۔کیسی ہیں آپ؟'غزالہ بیگم کی آواز آئی۔

'میں ٹھیک آپ سنائیں گھر میں سب کیسے ہیں؟'

'الحمداللہ سب ٹھیک۔'غزالہ بیگم کی آواز ابھری۔

'اچھا غزالہ وہ شارمین کے فادر اور چاچوؤں نے کچھ بات کرنی تھی تو وہ آنا چاہ رہے ہیں۔'نسرین بیگم اصل مدعے کی طرف آئیں۔

'جی جی کوئی مسئلہ نہیں آپ سب اس سنڈے کو آجائیں۔' غزالہ بیگم نے خوشدلی سے مدعو کیا۔

'جی شکریہ انشاءاللہ پھر ملاقات ہوتی ہے۔اللہ حافظ !'

'اللہ حافظ !'

فون رکھ کر نسرین بیگم عابر اعظم کی طرف متوجہ ہوئیں جو ایک ہاتھ کی مُٹھی بنائے منہ پر رکھے انھیں کو دیکھ رہے تھے۔

'سنڈے کو جانا ہے۔' اپنی بات کہہ کر نسرین بیگم کمرے سے چلی گئیں لیکن عابر اعظم کے لیے سوچوں کے کئے دروازے کھول گئیں۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ شارمین کیا سوچ بیٹھی تھی۔۔۔

****

شارمین کی آنکھ ونیسہ کی کال سے کھُلی تھی۔

'کیا بات ہے؟ میلی پشوگے اتنی ڈل ڈل کیوں ہے؟'

'اچھا پہلے نماز پڑھ لیں پھر میں کال کر کے بتاتی ہوں۔ٹھیک ہے؟' شارمین نے کچھ

سوچتے ہوئے کہا۔

'اوکے جی! اللہ حافظ!'

'اللہ حافظ!'

شارمین وضو بنا کر نماز پڑھنے لگی۔ نماز سے فارغ ہو کر جب دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو عجیب سا محسوس ہوا۔

جب کوئی مومن جانتے بوجھتے کسی غلط راہ کی طرف جا رہا ہو لیکن دل میں خوفِ خُدا بھی موجود ہو تو وہ اللہ کے سامنے حاضر ہونے پر جھجک کا شکار ہوا کرتا ہے۔ اگر اللہ کو اپنے بندے کی آزمائش مطلوب ہو تو اسے روکتا نہیں، لیکن کبھی کبھی پروردگار یکتا کو اپنے بندے کی کوئی نیکی اس قدر پسند آجاتی ہے کہ اس سے پہلے وہ بشر کوئی نقصان اٹھائے، اللہ ﷻ اسے بچا لیتا ہے۔

'اللہ جی! پلیز میرا مواخذہ نہ کیجئے گا۔' کچھ سمجھ نہ آنے پر شارمین یہ کہتی اٹھ گئی اور جائے نماز اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے ونیسہ کو کال کی۔

'اسلام علیکم! چلو اب اچھی سی پالی شی کیٹی کیٹ کی طرح بتاؤ کیا بات ہے۔' ونیسہ کے

کیٹی کیٹ کہنے پر شارمین کو اچانک پائیز اور اس کا نظریں چُرانا یاد آیا۔

'ونیسہ دوبارہ مجھے کیٹی کیت مت کہنا!'شارمین کو اپنے لہجے کی سختی کا اندازہ ہی نہیں ہوا۔

'اوکے۔'ونیسہ لفظی جواب کے بعد خاموش ہو گئ۔

'آیم سوری۔ میری جان میں بہت پریشان ہوں مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا۔'ونیسہ کی خاموشی پر شارمین کو احساس ہوا تو وہ رونے لگی۔

'اسی لیے تو پوچھ رہی ہوں کیوں پریشان ہو۔ مجھ سے شئیر کرو۔'

'ونی میں نے ہاں کر دی۔'

'تو اس میں اتنا رونے والی کی بات ہے پشو گے؟ یہ اچھی بات نہیں؟'

'مجھے پتہ ہے اب تم میرا بائیکاٹ کر دو گی۔'اس خیال کے آتے ہی شارمین کے آنسوؤں میں روانی آگئ۔

'یہ ہم دونوں کو اچھی طرح روشن ہے کہ ایک دوسرے کے بغیر ہمارا گزارہ ممکن نہیں ہے اور بائیکاٹ میں تب کرتی جب یہ لومیرج ہوتی۔ یہاں لو تو دور کی بات ارینج کے

بھی اثرات نظر نہیں آتے۔'ونیسہ نے شارمین کو تسلی دی۔

'سچ کہہ رہی ہو؟'

'بلکل سچ ! اب تم سچ سچ بتاؤ ایسی بھی کیا بات ہے جو تمھیں پریشان کر رہی ہے اور وہ مجھ سے چھپا رہی ہو۔'ونیسہ نے اطمینان سے کہا۔

'کک کیا مطلب۔بتا دیا ہے نہ۔اب اور کیا بتاؤں؟'شارمین نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

'چلو ٹھیک ہے۔جب بھی کمفر ٹیبل ہو شئیر کر لینا۔'شارمین کے گریز پر ونیسہ نے بھی بات وہیں چھوڑ دی۔

'کل جب پاپا جانی نے مجھ سے دوبارہ پوچھا تو میں نے دو ڈیمانڈز رکھی تھیں کہ اگر یہ ڈیمانڈز ایکسپٹ کر لی جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔'شارمین نے بات بدل دی۔

'ہمم۔۔کیسی ڈیمانڈز؟'

'پہلی یہ کہ نکاح سنہری مسجد میں ہو گا اور صرف فیملی ممبرز ہوں گے۔'شارمین نے

پہلی ڈیمانڈ بتائی۔

'اچھا وہ صدر والی؟'

'ہاں وہی۔'

'اور دوسری ڈیمانڈ؟'

'دوسری یہ ہے کہ نکاح کے دو دن بعد خاندان والوں کو بتایا جائے۔'شارمین نے بتایا۔

'انکل نے کیا کہا؟'ونیسہ نے وجہ پوچھنا مناسب نہ سمجھا۔

'کہتے ہیں بات کریں گے۔'

'چلو اللہ خیر کرے۔ویسے آج یونی جاؤ گی؟'ونیسہ نے بات بدل دی جو شارمین نے بڑی شدت سے محسوس کیا پھر کچھ کہہ نہ سکی۔

'ہمم۔۔۔۔'

'اوکے جی پھر تم ریڈی ہو جاؤ اور ہو سکے تو آنٹی کی ہلپ بھی کر دو۔کیونکہ وہ تم سے ناراض ہوں گی۔'

'آج نہیں کہوں گی تمہیں کیسے پتا چلا۔'شارمین پھیکا سا مسکرائی۔

'واؤ یہ تو اچھی بات ہے۔ چلو اب بھاگو۔اللہ حافظ !'ونیسہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

'اللہ حافظ میری جان !'

شارمین فون رکھ کر یونی کے لیے تیار ہونے لگی۔اگلے بیس منٹ بعد وہ نیچے ٹیبل پر آ گئی جہاں جیا ناشتہ لگا رہی تھیں۔

'اسلام علیکم جیا گڈ مارننگ !'شارمین سلام کرتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

'وعلیکم اسلام مارننگ !'جیا شارمین کا ناشتہ رکھ کر واپس کیچن میں چلی گئیں۔

شارمین خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی جب عابر اعظم اور فہد بھی آ گئے۔

'اسلام علیکم گڈ مارننگ !'دونوں بہن بھائی نے ایک ساتھ سلام کیا تو سب مسکرائے۔

'وعلیکم اسلام مارننگ !'

ان کے بیٹھتے ہی جیا اور نسرین بیگم بھی آ گئیں۔نسرین بیگم کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے شارمین کی ہمت ہی نہیں ہوئی ان سے بات کرنے کی۔وین کے آتے ہی شارمین یونی کے لیے نکل گئی اور فہد سکول بس کے لیے۔کچھ دیر بعد عابر اعظم بھی کام کا کہہ کر

نکل گئے۔

ان کا رخ اقبال اعظم کے گھر کی طرف تھا جہاں باقی دو بھائی بھی ان کا انتظار کر رہے تھے۔ دراصل رات کو نسرین بیگم کی باتوں نے عابر اعظم کو بھی سوچ میں ڈال دیا تھا۔ اسی بات کو ڈسکس کرنے عابر اعظم نے دونوں بھائیوں کو اقبال اعظم کے گھر بلایا تھا۔

'ویسے بھائی میں بھی بھابھی کی بات سے سہمت ہوں۔ میں نے شہزادی کی آنکھوں میں بغاوت دیکھی ہے۔' اقبال اعظم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

'لیکن اگر ایسی بات ہوتی تو وہ ڈیمانڈز بھی ناقابل قبول پیش کرتی!' جواد اعظم نے شارمین کی طرفداری کرتے ہوئے کہا۔

'یہ بھی ہے۔' امان اعظم بھی متفق تھے۔

'لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ شہزادی عین نکاح کے وقت کوئی اور ڈیمانڈ پیش کر دے!' اقبال اعظم نے خدشہ ظاہر کیا۔

'ہاں مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے اور بقول نسرین کے شارمین کے دماغ میں کچھ الٹا چل رہا ہے۔' عابر اعظم بھی متفق تھے۔

'کیا مطلب ؟'سب بیک وقت بولے۔

'نسرین کو لگتا ہے شارمین کی ان ڈیمانڈز کے پیچھے کوئی خطرناک وجہ ہے۔'

'شہزادی اپنی ساری باتیں کس سے شئیر کرتی ہے؟'جواد اعظم نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

'ونیسہ سے۔'

'تو کیوں نہ ہم ونیسہ سے بات کریں۔ہو سکتا ہے اسے کچھ پتا ہو!'امان اعظم نے مشورہ دیا جو سب کو کافی پسند آیا۔

'ٹھیک ہے میں شارمین سے کہتا ہوں اس کا نمبر سینڈ کرے۔'

عابر اعظم نے شارمین کو کال کی اور ونیسہ کا نمبر مانگا۔

'پاپا جانی خیریت؟ونی کا نمبر کیوں چاہیے؟'وہ شارمین ہی کیا جو بنا کسی سوال جواب کے کوئی کام کرے۔

'کچھ کام ہے اسی لیے کہہ رہا ہوں نا؟'اپنی لاڈلی کو قابو کرنے کے لیے عابر اعظم نے سنجیدگی سے کہا۔

'اچھا اچھا دیتی ہوں غصّہ کیوں کر رہے ہیں۔'شارمین نے منہ پھولاتے ہوئے پہلے عابر اعظم کو ونیسہ کا نمبر دیا پھر ونیسہ کو بھی عابر اعظم کا نمبر دیتے ہوئے سمجھایا۔

'میں نے وٹس ایپ کر دیا ہے پاپا جانی۔'

'جی مل گیا اور ونیسہ کو بتا دیا؟'

'جی جی بتا دیا ہے۔اچھا پاپا جانی میری کلاس ہے۔اللہ حافظ!'شارمین نے جلدی میں کہا۔

'اوکے اللہ حافظ!!'

فون رکھ کر عابر اعظم اپنے بھائیوں کی طرف متوجہ ہوئے۔

'ایسا کریں اگر ابھی وہ فری ہے تو کال کر لیں اور اسپیکر پر لگا دیں۔'اقبال اعظم کے کہنے پر انھوں نے ونیسہ کو میسج کر کہ پوچھا۔مثبت جواب آنے پر انھوں نے کال ملائی۔

'اسلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ!'ونیسہ کی آواز ابھری۔

'وعلیکم اسلام بیٹا میں ٹھیک آپ کیسی ہو؟'

'الحمداللہ۔انکل خیریت؟آپ نے کوئی بات کرنی ہے؟'ونیسہ نے پوچھا۔

'جی بیٹاوہ شارمین کے بارے میں بات کرنی تھی۔آپ کو پتاہو گا کہ شارمین کے لیے پروپوزل آیاہے۔'عابراعظم نے بات شروع کی۔

'جی جی شارمین نے بتایا تھا۔ویسے انکل میراخیال ہے آپ شارمین کی ڈیمانڈز کے بارے میں پوچھناچاہ رہے ہیں نا؟'ونیسہ کے صحیح اندازہ لگانے پر سب کی نظروں میں ستائش ابھری۔

'جی بیٹااسی سلسلے میں آپ سے بات کرنی تھی۔کیاآپ کوان ڈیمانڈز کی وجہ پتاہے؟' عابراعظم نے پوچھا۔

'شارمین نے مجھے بھی نہیں بتائی۔لیکن جہاں تک میں شارمین کو جانتی ہوں نا،وہ ضرور کچھ غلط سوچ بیٹھی ہے۔'ونیسہ کی بات پر سب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

'کیاغلط؟کچھ اندازہ ہے آپ کو؟'عابراعظم کی جگہ امان اعظم نے پوچھاتوونیسہ خاموش ہوگئی۔

'بیٹامیرے ساتھ شارمین کے تینوں چاچو بھی موجودہیں۔'عابراعظم نے وضاحت دی۔

'اسلام علیکم انکلز!'

اور ہماری ونی کی سلام کرنے والی عادت! تینوں انکلز نے سلام کا جواب دیا۔

'اچھا میرے خیال میں دو وجہ ہو سکتی ہیں ان ڈیمانڈز کی۔ پہلی تو یہ کہ شارمین نے یہ سوچا ہو گا کہ شاید ان ڈیمانڈز پر اعتراض کیا جائے اور بات یہیں ختم ہو جائے۔' ونیسہ نے پہلا خدشہ ظاہر کیا۔

'ہمم۔۔اور دوسری؟'

'دوسری یہ کہ شارمین عین نکاح کے وقت کوئی رولا ڈالے گی۔ کیونکہ شارمین سے بات کر کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ضرور کچھ ہوا ہے۔ انکل کیا پائیز بھائی اور شارمین دوبارہ ملے ہیں؟' ونیسہ کے کہنے پر اقبال اعظم حیران ہوئے۔

'جی بیٹا! میرے ہی کہنے پر کل پائیز ملنے گیا تھا شارمین سے!'

'اللہ اللہ! انکل یہ کیا کیا؟؟' ونیسہ کی پریشان آواز آئی۔

'کیوں بیٹا؟' عابر اعظم نے پوچھا۔

'ضرور انھوں نے شارمین کو دھمکایا ہو گا۔ اسی لیے شارمین نے یہ ڈیمانڈز رکھی ہیں۔'

ونیسہ کے اس قدر صحیح اندازے نے ایک بار پھر سب بڑوں کو حیرت سے دوچار کر دیا۔

'آپ کو کیسے پتا؟'امان اعظم کی آواز حیرت میں ڈوبی ہوئی تھی۔

'ضرورت سے زیادہ ہی جانتی ہوں اپنی پشوگے کو۔'ونیسہ کے لہجے میں شارمین کے لیے پیار ہی پیار تھا۔

کہتے ہیں جو چیز حد سے بڑھ جائے وہ ہمیشہ نقصان دیا کرتی ہے۔اگر نفرت حد سے بڑھ جائے تو انسانیت کو کھا جاتی ہے اور اگر محبت حد سے بڑھ جائے تو ہجر و فراق میں مبتلا کر دیتی ہے۔زیادہ عزت بندے کو مغرور کر دیتی ہے تو حد سے زیادہ قدر پر انسان خود کو دوسروں سے برتر سمجھنے لگتا ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی ایک حد مقرر کی ہے تاکہ عقل و شعور والے خود کو نقصان سے بچا لیں۔

'تو آپ کے خیال میں کیا کرنا چاہیے؟'جو ادا اعظم نے پوچھا۔

'امم۔۔۔میری مانیں تو فلحال شارمین کی کسی بھی بات سے اعتراض نہ کریں۔وہ جو کہہ رہی ہے کر لیں۔باقی پھر میں وقت کے ساتھ ساتھ شارمین کا موڈ دیکھتے ہوئے بتاؤں گی۔'

'لیکن بیٹا آپ کی آنٹی کا کہنا ہے کہ شارمین کی بات نہ مانی جائے۔' عابر اعظم نے کہا۔

'ہم آنٹی بھی اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔ لیکن اب اگر آپ منع کریں گے تو شارمین آپ لوگوں سے بھی بدگمان ہو جائے گی۔ ویسے انکل میرا خیال ہے آپ کوئی بیک-اپ پلین رکھ لیں۔'

'چلو ٹھیک ہے۔ اگر دوبارہ ضرورت پڑی تو آپ سے ہلپ لیں گے۔' اقبال اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'انشاءاللہ ضرور! اچھا انکل میری کلاس ہے۔ پھر بات ہوتی ہے۔'

'اوکے بیٹا اللہ حافظ!'

'اللہ حافظ!'

عابر اعظم نے فون بند کر کہ اپنی جیب میں ڈال لیا۔

'ونیسہ بھی وہی کہہ رہی ہے کہ شارمین کچھ الٹا کرے گی۔' امان اعظم نے اپنے بھائیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

'ویسے مجھے ونیسہ کا یہ بیک-اپ والا آئیڈیا اچھا لگا ہے۔' جواد اعظم نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'لیکن یہ بیک-اپ پلین کیا ہو گا؟'سوال عابر اعظم کی جانب سے آیا۔

'چلو وہ تو بعد کی بات ہے پہلے یہ بتائیں کہ جانے کا کیا سین ہے؟'اقبال اعظم نے پوچھا۔

'سنڈے کو جانا ہے۔اچھا میں نکلتا ہوں۔باتوں میں وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔'عابر اعظم گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

'کھانا کھا کر جائیں نا۔'اقبال اعظم نے کھانے کہا۔

'نہیں بس گھر جاؤں گا۔تمھاری بھابھی بھی ناراض ہے۔ایک تو مسئلہ بچوں سے ہوتا ہے اور ناراض مجھ سے ہو جاتیں ہیں۔'عابر اعظم کے معصومیت سے کہنے پر امان، جواد اور اقبال اعظم ہنس پڑے۔

'بچے بھی تو آپ کے ہیں نا۔'امان اعظم ان سے گلے ملتے ہوئے بولے۔

'ہمم!'

عابر اعظم سب سے مل کر گھر کے لیے نکل پڑے۔

****

غازیان ویلہ میں اس وقت سب بڑے بیٹھے تانیہ اور عریش کے نکاح کی ڈیٹ فکس کر

رہے تھے۔ان سے تھوڑے فاصلے پر پائیزاور شارق تانیہ کے ساتھ ماڈل بنانے میں مصروف تھے۔

'میرا خیال ہے اگلے مہینے کا پہلا جمعہ رکھ لیتے ہیں۔'سہیر غازیان نے مشورہ دیا جو سب کو کافی پسند آیا۔

'یہ ٹھیک ہے ویسے بھی اس سنڈے کو شارمین کی فیملی بھی آرہی ہے۔اگر ان کی رضامندی ہوئی تو پائیز کا بھی اسی دن رکھ لیں گے۔'غزالہ بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

'ویسے آپی آپ کو کیا لگتا ہے جواب مثبت ہو گا یا نہیں؟'اسماء بیگم نے پوچھا۔

'کوئی اندازہ نہیں!'

'یہ کچھ زیادہ ہی مسئلے نہیں ہو رہے اس رشتے میں؟'طائل غازیان جو کب سے خاموش تھے غزالہ بیگم کی بات سن کر بولے۔

'ہمم۔۔۔کیونکہ شارمین بھی گھر کی لاڈلی بچی ہے ہماری تانی کی طرح۔'جواب منہا بیگم کی طرف سے آیا۔

'خیر! آپ لوگ عریش کے نکاح کی تیاریاں شروع کر دیں کیونکہ زیادہ وقت نہیں ہے اور سہیر، طائل اسٹڈی میں آؤ بات کرنی ہے۔' مجتبیٰ غازیان کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

'جی اچھا!' سہیر غازیان اور طائل غازیان بھی انھی کے ساتھ اٹھ کر چلے گئے۔

'چچی ہمارا دلہا کہاں ہے؟' اقراء نے عریش کی کمی محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

'وہ نورین کی طرف گیا ہے۔ کہہ رہا تھا کچھ کام ہے۔' مِنہا بیگم کی بات پر پائیز اور شارق

کے بھی کان کھڑے ہو گئے کیونکہ عریش انھیں بتائے بنا گیا تھا۔

'کیسا کام ؟'سوال شارق کی جانب سے آیا۔

'پتہ نہیں مجھے تو نہیں بتایا۔'

'چلیں آتا ہے تو پوچھ لیں گے۔کیوٹی یہ تو ہو گیا اب اسی خوشی میں میرے لیے مزے کا لزانیہ بناؤ۔'شارق نے ماڈل کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے تانیہ سے کہا جو بچا ہوا سامان اکٹھا کر رہی تھی۔

'اوکے میں بناتی ہوں۔'تانیہ خوشدلی سے کہتے ہوئے سامان کمرے میں رکھ کر کیچن میں لزانیہ بنانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پائیز اپنے کمرے میں صوفے پر لیٹا پھر سے شارمین کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ شارمین وہ پہلی لڑکی تھی جسے پائیز مجتبٰی کی پرواہ نہیں تھی ورنہ آج تک وہ جہاں بھی گیا تھا لڑکیاں مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے پڑھ جایا کرتی تھیں۔جس طرح شارمین نے انکار کے لیے اپنی اور پائیز کی پہلی ملاقات کو بہانہ بنا کر پیش کیا تھا،اپنی اس حرکت کے بعد پائیز کو پکا یقین تھا کہ شارمین انکار ہی کرے گی اور اسی لیے پائیز نے خود کو پہلے سے

ہی ذہنی طور پر تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔

'پھر سے مجنوں کی روح لینڈ کر گئی ہے کیا؟'شارق نے پائیز کے یوں کھوئے ہوئے انداز میں مسکرانے پر چوٹ کی تو پائیز کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی لیکن اس کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا۔شارق بھی گہرہ سانس بھرتا صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے بیٹھ گیا۔

****

عریش اس وقت لاؤنج میں بیٹھا احمد زمان اور نورین بیگم سے باتیں کر رہا تھا جبکہ مہر ماہ و نیسہ کو بلانے گئی ہوئی تھی۔

'اس بار کافی ٹائم بعد چکر لگایا ہے۔'احمد زمان نے مسکراتے ہوئے عریش سے کہا۔

'بس انکل جاب میں اتنا بزی ہو گیا ہوں کہ مشکل سے ہی ٹائم نکلتا ہے۔آج آف تھا تو سوچا چکر لگا لوں اور ایمان آپی نے کچھ کام ذمے لگائے تھے وہ بھی کر لوں۔'

'چلو اللہ کامیاب کرے!اور نکاح کب ہے پھر؟'نورین بیگم نے اپنے مطلب کی بات پوچھی۔

'آج ڈیسائڈ کریں گے اور یہ چائینیز کوئین کہاں رہ گئی ہیں؟'عریش نے سیڑھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

'باادب چائینیز کوئین داخل ہو رہی ہیں!'

نورین بیگم کے کچھ کہنے سے پہلے ہی مہرماہ کی شرارتی آواز آئی۔

'اسلام علیکم شاہی وزیر! کہو کیسے آنا ہوا۔'شانِ بے نیازی سے کہا گیا۔

'وعلیکم اسلام ملکہ حضور! کیسے مزاج ہیں آپ کے؟'عریش مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'ابا حضور شاہی وزیر کو بتا دیا جائے کہ ہم سخت ناراض ہیں! لہذا فری ہونے کی کوشش نہ کرتے ہوئے سیدھا مدعا بیان کیا جائے۔'ونیسہ نے عریش کو اگنور کرتے ہوئے سنجیدگی سے احمد زمان کے ذریعے اپنی ناراضگی جتائی۔

'آہ۔۔۔گڑیا ریلی سوری وہ میں کام میں۔۔۔۔'

'مدعا بیان کیا جائے!'عریش کی بات کاٹتے ہوئے ونیسہ کی سنجیدگی برقرار رہی۔

'بُری بات بیٹا! وہ سوری کر رہا ہے نہ!'نورین بیگم کے کہنے پر ونیسہ نے منہ پھولا لیا۔

دراصل نورین بیگم اور منہا چچازاد بہنیں تھی۔ بچپن سے ہی ان میں بہت دوستی تھی۔ شادی کے بعد ان کی دوستی اور بھی بڑھ گئی کیونکہ مجتبیٰ غازیان اور احمد زمان کالج کے زمانے میں دوست رہ چکے تھے۔ دونوں گھرانوں کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔ دس سال کی عمر میں جب عریش نے پہلی دفعہ ونیسہ کو دیکھا تو حیران رہ گیا تھا۔ وہ ہو بہو تانیہ کی کاپی تھی لیکن ونیسہ کی آنکھیں براؤن اور چھوٹی تھیں۔ اسے شوخ و چنچل سی ونیسہ بہت اچھی لگی اور تب سے ان کی دوستی کا آغاز ہوا تھا۔

'اچھا پرامس آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔'

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'تانیہ کیسی ہے؟ اور انکل آنٹی؟' ونیسہ نے عریش کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

'سب ٹھیک ہیں۔ اچھا لاؤ میں دیکھوں کیا ہوا ہے لیپ ٹاپ کو۔' ونیسہ کا اشارہ سمجھتے ہوئے عریش نے بھی بات بدل دی۔

'آئیں۔'

ونیسہ عریش کو لیے اپنے کمرے میں آ گئی اور لیپ ٹاپ لا کر اس کے سامنے رکھا۔ جیسے ہی عریش نے پوچھنے کے لیے سر اٹھایا، ونیسہ کا فیورٹ تکیہ عریش کے منہ پر لینڈ ہوا۔

'شرم آتی ہے آپ کو؟ میں نے پچھلے مہینے بلایا تھا آپ کو اور اب ستمبر چل رہا ہے۔ اب بھی نہ آتے نا۔ ڈائریکٹ نکاح کے بعد تانی کے ساتھ ہی آتے۔' ونیسہ بولنے کے ساتھ ساتھ تکیے بھی پھینک رہی تھی۔

'یاررر۔۔۔ بات تو سنو۔۔۔' عریش خود کو بچاتے ہوئے چیخا لیکن ونیسہ اپنے کان بند کیے تکیوں سے حملہ کیے جا رہی تھی۔

'ہمم۔۔ تو اب بتائیں کیا بات ہے۔' اپنا غصّہ اتار کر ونیسہ اب پر سکون ہو کر بیٹھ گئی۔

'بہت گندی بچی ہو۔' عریش نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

'اچھا اب اس کو ٹھیک کریں۔ مجھے اتنی مشکل ہو رہی تھی جب سے یہ خراب ہوا ہے۔' ونیسہ نے معصومیت سے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی عریش مسکرا اٹھا۔

'پھر کیا کیا ہے؟'

'بھائی میں نے کچھ بھی نہیں کیا یہ خود بخود ہو گیا۔' دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر سجائے ونیسہ نے صفائی دی۔

'جی جی آپ تو کچھ کرتی ہی نہیں یہ خود ہی خراب ہو جاتا ہے! اچھا لاسٹلی کون سا ڈیوائس

ہیک کیا تھا؟'عریش نے عام سے لہجے میں پوچھا کیونکہ ونیسہ کو بھی شارق کی طرح ہیکنگ کا شوق تھا۔

'وہ نا۔۔۔۔'

'ہمم۔۔۔'عریش کی نظر لیپ ٹاپ کی سکرین پر تھیں۔

'بھائی وہ۔۔ایک ڈرون تھا اس کو ہیک کیا تھا۔'ونیسہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے جلدی سے بتایا۔

'لڑکی انسان بن جاؤ۔ہر چیز ہیک کرنے کی نہیں ہوتی۔'عریش نے گھورتے ہوئے کہا۔

'لیکن بھائی وہ ہر چیز تو نہیں تھی۔ڈرون تھا ڈرون!'ونیسہ نے شرارت سے کہا تو عریش سر نفی میں ہلاتے ہوئے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا اور آدھے گھنٹے کی محنت کے بعد لیپ ٹاپ ٹھیک کر دیا۔

'شکر!میری اتنے سارے کام رکے ہوئے تھے اس کی وجہ سے۔ویسے بھائی ہوا کیا تھا؟'

'ہیوی ڈیوائس ہیک کرنے سے ایسا ہو جاتا ہے۔اچھا گڑیا ایک بات تو بتاؤ آپ کو پتا ہو گا نہ آج کل آپی کیا سوچ رہی ہیں؟'عریش نے بلکل بڑے بھائیوں کی طرح پوچھا۔

'ہمم۔۔۔'

'آپی بتا رہی تھیں آپ خوش نہیں ہو!'عریش نے جانچتے ہوئے کہا۔

'بھائی میں نے کہا تھا کہ میں ناخوش ہوں اور نا خفا۔جو مما جان اور بابا جانی کا فیصلہ ہو گا وہی میرا بھی ہو گا۔'

'واسق کی کون سی بات بری لگی ہے؟'عریش اگر خود کو ونیسہ کا بھائی کہتا تھا تو غلط نہیں کہتا تھا۔لمحے میں جان گیا کہ وجہ واسق کی کوئی حرکت ہے۔

'بھائی میں پرپوز کرنے پر یقین نہیں رکھتی۔اگر سامنے والا واقعی سنجیدہ ہے تو ڈائریکٹ بڑوں سے بات کرے۔پھر اگر مصلحت ہوئی اور وہ آپ کی محرم بن جائے تو خوشی خوشی اپنی فیلنگس کا اظہار کرے۔'ونیسہ نے سنجیدگی سے کہا۔

'اور واسق نے چونکہ پہلے خود ٹرائے کیا اور ناکام ہونے پھر آپی سے بات کی۔'عریش نے باقی کی بات مکمل کی تو ونیسہ نے بھی سر ہلا دیا۔

'ویسے گڑیا میں واسق سے مل چکا ہوں۔'

'اور وہ ایسا نہیں ہے آپ کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو۔' ونیسہ نے لیپ ٹاپ اٹھا کر الماری میں رکھتے ہوئے عریش کی بات مکمل کی۔

'چاہو تو اپولو جائز کروالو۔'

'نہیں بھائی اس کی ضرورت نہیں۔۔ تھوڑا ٹائم لگنا ہے پھر سب سیٹ ہو جائے گا۔' ونیسہ نے کھوئے ہوئے کہا۔

'او کے اس بات کو رہنے دیتے ہیں۔' ونیسہ کو یوں اداس ہوتا دیکھ کر عریش نے زیادہ چھیڑنا مناسب نہ سمجھا۔

'اچھا گڑیا مجھے آپ کی ہلپ چاہیے۔' عریش نے بات بدل دی۔

'واہ جی! آج تو بڑے بڑے لوگ ہلپ مانگ رہے ہیں۔ اچھا بتائیں کیسی ہلپ؟' عریش کے گھورنے پر ونیسہ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

'دراصل بات کچھ یوں ہے کہ۔۔۔۔۔۔'

بات کے اختتام پر عریش نے ونیسہ کو دیکھا جو اسے پُر سوچ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

'یہ سب مجھے کیوں بتارہے ہیں؟اور اگر بتانا ہی تھا تو ابھی کیوں؟'

'ثانیہ کے علاوہ صرف فیملی ممبرز ہی جانتے ہیں اور آپ کو اس لیے بتارہا ہوں کیونکہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔' عریش نے کہا۔

'ہمم یہ تو ہے۔اچھا پھر میری مانیں تو ایسا کریں کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔' اور پھر ونیسہ نے جو مشورہ دیا وہ عریش کو بہت پسند آیا۔

'شاباش گڑیا! ایسے ہی تو میں آپ کو کرائم کوئین نہیں کہتا۔' عریش کی بات پر ونیسہ مسکرا دی۔

'ویسے بھائی ایک بات تو بتائیں یہ آپ کے لیے ہر کوئی کوئین ہی کیوں ہے؟؟منہا آنٹی مما کوئین،تانی شہزادی عیش کی کوئین اور میں چائنیز کوئین۔' ونیسہ کی بات پر عریش کا قہقہہ بلند ہوا۔

'کوئین ورڈ مجھے یہ احساس دلاتا ہے کہ ان سب کی خوشی اور حفاظت کے لیے اپنی جان تک قربان کرنے سے گریز نہیں کرنا۔'

'ہائے اللہ جی! میں کتنی لکی ہوں۔' دونوں ہاتھ گال پر رکھتے ونیسہ نے مسکراتے ہوئے

کہا تو عریش ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد عریش سب سے مل کر واپس گھر آگیا اور بنا کسی سے ملے اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔ جب شارق اور پائیز کو پتا چلا تو فوراً عریش کے کمرے میں آئے۔ عریش اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز بھی نہ سن سکا۔ ہوش تو تب آیا جب شارق گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر بیٹھا۔

'تم ٹھیک ہو؟' پائیز نے عریش کے چہرے پر نظریں ٹکاتے ہوئے پوچھا تو عریش نے سر کے اشارے سے ہاں کہا۔

'چھوٹی گڑیا زیادہ ناراض ہے کیا؟' شارق ونیسہ کو چھوٹی گڑیا کہا کرتا تھا۔

'نہیں مان گئی تھی۔' عریش نے گہرہ سانس بھرتے ہوئے کہا۔

'پھر پریشان کیوں ہو؟' پائیز نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا کیونکہ عریش جب بھی پریشان ہوتا تھا یونہی کمرے میں بند ہو جایا کرتا تھا۔

'ابھی نہیں بعد میں بتاؤں گا۔' عریش نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

'اچھا سنو اکتوبر کا پہلا جمعہ ڈیسائڈ ہوا ہے نکاح کے لیے۔' شارق نے اطلاع دی۔

'اہمم۔۔'

عریش کی غائب دماغی پر پائیز اور شارق نے ایک دوسرے کو دیکھا اور نظروں ہی نظروں میں کوئی اشارہ کرتے کمرے سے نکل گئے۔کچھ دیر بعد وہ ٹھنڈے پانی کا جگ لیے واپس آئے اور سارا پانی عریش پر الٹا دیا۔

'افف۔۔۔یہ کیا کیا گدھوں! میں چھوڑوں گا نہیں تم دونوں کو۔۔' عریش چلاتے ہوئے پائیز اور شارق کے پیچھے بھاگا جو منہ چڑاتے ہوئے کمرے سے نکلے تھے۔

****

وقت اپنی منزل کی جانب گامزن تھا کہ راستے میں اسے قسمت مل گئی۔دونوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا اور کچھ دیر وہیں ٹھہر کر نظارہ کرنے لگے۔۔۔۔

غازیان ویلہ اور عابر ویلہ میں صبح سے تیاریاں ہو رہی تھیں۔جہاں غزالہ بیگم اور باقی سب کی پوری کوشش تھی کہ مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ رہ جائے تو وہیں نسرین بیگم اور جیا میزبان کی طرف لے جانے والا سامان گاڑی میں رکھوا رہی تھیں۔

شارق اور عریش نے اپنا سابقہ ریکارڈ برقرار رکھتے ہوئے صبح سے پائیز کی ناک میں دم کرر کھا تھا کیونکہ پائیز نادانستگی میں شارمین کے ذکر پر مسکرانے کا سنگین جرم سرانجام دے چکا تھا۔

'دیکھو زرا شرم تو چھو کر نہیں گزری اس لڑکے کو۔کیسے بے شرموں کی طرح دانت نکالے گھوم رہا ہے۔'شارق کے بلکل بڑی عورتوں کی طرح کہنے پر پائیز بچارہ سب کے سامنے شرمندہ ہو گیا تھا۔

'ایسا کچھ بھی نہیں ہے ممی!'غزالہ بیگم کے دیکھنے پر پائیز نے صفائی پیش کی۔

'بس آنی لڑکا ہاتھ سے نکلتا جارہا ہے اب جلدی سے شادی کروائیں۔'عریش کے سنجیدگی سے کہنے پر پائیز اسے گھورنے لگا کیونکہ سب کی نظریں اسی کی جانب تھیں۔

'خاموش ہو جاؤ تم دونوں!'پائیز کی آواز میں تنبیہ تھی۔

'دیکھ رہے ہیں آپ سب؟کیسے دن دھاڑے ہم معصوموں کو دھمکایا جارہا ہے۔'

شارق کی ڈرامے بازی پر سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

ان تینوں کی نوک جھوک سے محفوظ ہوتے وہ مہمانوں کا انتظار کر رہے تھے۔

'سب رکھ لیا ہے نا؟' عابر اعظم نے نکلنے سے پہلے ایک بار پھر پوچھا۔

'جی بھائی سب رکھ لیا ہے اب جلدی کریں دیر ہو رہی ہے۔' جواب جیا کی جانب سے آیا۔

عابر ویلہ سے دو گاڑیاں آگے پیچھے نکلیں۔ایک میں نسرین بیگم، عابر اعظم، جیا اور فہد تھے جبکہ دوسری میں شارمین کے تینوں چاچو۔اسد خان کسی ضروری کام کی وجہ سے نہ آ سکے۔شارمین کے کہنے پر اسے ونیسہ کی طرف بھیج دیا گیا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ غازیان ویلہ میں موجود تھے۔غزالہ بیگم اور باقی سب نے ان کا بہت پرتپاک استقبال کیا۔

'شارمین کیسی ہے؟' غزالہ بیگم نے باتوں ہی باتوں میں شارمین کا پوچھا۔

'جی ٹھیک ہے۔' بظاہر مسکراتے ہوئے نسرین بیگم دل ہی دل میں شارمین کو کوس رہی تھیں کہ اگر وہ بقول اُن کے انسانیت سے ہاں کر دیتی تو آج وہ مثبت جواب دینے آئے ہوتے۔

'غزالہ آپ کو یاد ہو گا میں نے کال پر بتایا تھا کہ کوئی بات کرنی تھی۔'اللہ کا نام لے کر نسرین بیگم نے بات شروع کی۔

'جی جی! بتائیں۔'غزالہ بیگم نے خوشدلی سے کہا۔

'دراصل شارمین چاہتی ہے کہ نکاح بہت سادگی سے ہو اور اگر کوئی تقریب رکھنی بھی ہے تو نکاح کے کچھ دن بعد رکھی جائے۔'نسرین بیگم نے مناسب الفاظ میں شارمین کی ڈیمانڈز پیش کیں۔

'یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ویسے بھی یہ سنت بھی ہے کہ نکاح سادگی سے ہو۔'نسرین بیگم کی سوچ کے برعکس غزالہ بیگم نے خوشی کا اظہار کیا۔

'ہم نے عریش کا نکاح بھی سادگی سے کرنے کا سوچا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں۔'منہا بیگم بھی شارمین کے حق میں تھیں۔

'یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ کو اعتراض نہیں۔'جیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اُدھر عابر اعظم نے بھی شارمین کی ڈیمانڈز مجتبٰی غازیان اور پائیز کے سامنے رکھیں۔

'سنہری مسجد میں ہی کیوں؟' پائیز کو یہ بات کچھ خاص ہضم نہیں ہوئی۔

'شارمین کی خواہش ہے۔اب ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔' اقبال اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'ٹھیک ہے یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں۔ نکاح سادگی سے ہی ہو تو بہتر ہے۔' مجتبیٰ غازیان نے اپنے بھائیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

'بس اگر آپ کو اعتراض نہیں ان ڈیمانڈز سے تو ہماری طرف سے ہاں ہے۔' جواد اعظم نے کہا۔

'میں ایک دفعہ اپنی بیگم سے بھی پوچھ لوں۔' مجتبیٰ غازیان مسکراتے ہوئے گیسٹ روم سے نکل گئے۔

تانیہ اقراء کے ساتھ لوازمات لے جا رہی تھی کہ مجتبیٰ غازیان کی آواز پر رک گئی۔

'اپنی ممی سے کہو باہر آکر میری بات سن لیں۔'

'اہوو۔۔۔ ممی کی یاد آرہی ہے!' تانیہ نے شرارت سے کہا مگر مجتبیٰ غازیان کی گھوری پر ہنستے ہوئے فوراً بھاگی۔

اندر جا کر تانیہ نے غزالہ بیگم کو مجتبیٰ غازیان کا پیغام دیا تو وہ ایکسکیوز کرتے ہوئے باہر آئیں۔

'جی!'

'شارمین کی ڈیمانڈز کے بارے میں سنا؟' مجتبیٰ غازیان نے پوچھا۔

'جی ابھی نسرین نے بتایا ہے۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔ آپ کیا کہتے ہیں؟'

'اعتراض تو مجھے بھی نہیں کیونکہ ڈیمانڈز قابل قبول ہیں۔' مجتبیٰ غازیان نے سوچتے ہوئے کہا۔

'بس پھر منہ میٹھا کرواتے ہیں۔'

غزالہ بیگم مسکراتے ہوئے کیچن سے مٹھائی لائیں۔ مجتبیٰ غازیان کا منہ میٹھا کرواتے ہوئے ایک پلیٹ انھیں پکڑا کر اندر چلی گئیں تو وہ بھی گیسٹ روم کی طرف بڑھ گئے۔

دونوں طرف مبارکباد کا شور اٹھا اور سب کے منہ میٹھے کروائے گئے۔ شارق اور عریش نے مہمانوں کا لحاظ نہ کرتے ہوئے پورا پورا گلاب جامن پائیز کے منہ میں ڈال دیا جنھیں نگلنا اس بچارے کے لیے وبالِ جان بن چکا تھا۔ مجبوراً پائیز کو اسی حالت میں

سب سے ملنا پڑا۔

'ہماری خواہش ہے کہ عریش اور پائیز کا نکاح ایک ہی دن ہو۔' سہیر غازیان نے اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

'ڈیٹ کون سی ہے؟' سوال امان اعظم کی جانب سے آیا۔

'یکم اکتوبر۔' مجتبیٰ غازیان نے بتایا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

'یعنی جمعہ مبارک! ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے۔'

عابر اعظم کے جواب پر پائیز بچارہ ایک بار پھر سے مسکرانے جیسی سنگین غلطی کر چکا تھا اور سونے پہ سہاگہ شارق کی تیز نظروں سے یہ منظر چھپا نہ رہ سکا۔

'ہاں بھائی اب کھل کر مسکرالو۔ نکاح کی ڈیٹ بھی فکس ہو گئی ہے۔' شارق نے کہتے ہوئے زبردستی پائیز کو اٹھا کر گلے لگایا تو گیسٹ روم قہقہوں سے گونج اٹھا۔

دوسری طرف خواتین بھی ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کے بعد نکاح کے معاملات ڈسکس کر رہی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'نسرین ہماری طرف ایک رسم ہوتی ہے کہ نکاح سے کچھ دن پہلے لڑکی کو انگوٹھی پہنائی جاتی ہے۔ اب آپ بتائیں ہم کس دن آئیں؟'

'جب آپ کو مناسب لگے۔' انھوں نے شارمین کی ڈیمانڈز پر کوئی اعتراض نہیں کیا نسرین بیگم کے لیے یہی کافی تھا۔

'پھر اسی مہینے کے آخری جمعہ کو رکھ لیتے ہیں۔'

اسمارہ بیگم کا مشورہ سب کو پسند آیا اور یوں نہ شارمین اور پائیز کے نکاح کی ڈیٹ فکس

ہو گئی۔۔

یہ دیکھ کر قسمت اور وقت بھی مسکراتے ہوئے اپنے اپنے راستے چل پڑے۔

****

شارمین ونیسہ کے کمرے میں بیٹھی اسے چھیڑ رہی تھی کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے ایمان کی ساس اسے انگوٹھی پہنا کر گئی تھیں۔

'ہائے ونی میری جان بہت بہت مبارک۔ میں بہت خوش ہوں تمھارے لیے۔اللہ تم دونوں کے رشتے میں خیر و برکت ڈالے۔' شارمین نے ونیسہ کو کس کر گلے لگاتے ہوئے دعا دی۔

'آمین ثم آمین۔' ایمان اور مہرماہ بھی اس وقت ان دونوں کے پاس موجود تھیں۔

'مما اب خالہ ہمارے ساتھ رہیں گی نا؟' چھ سالہ حسن نے ونیسہ کی گودی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

'جی میرا بیٹا اب خالہ آپ کی چچی بن کر ہمارے ساتھ ہی رہیں گی۔' ایمان نے ونیسہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو خود کو انجان ظاہر کرتی حسین کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

شارمین نے غور کیا تھا کہ جب سے مہمان گئے تھے ونیسہ کافی پریشان اور چپ چپ سی تھی۔شارمین پوچھنا بھی چاہ رہی تھی مگر ایمان کی موجودگی میں خاموش ہی رہی۔

'آپی میرا خیال ہے میرے مارشمیلوز کو نیند آرہی ہے۔کھانا میں نے کھلا دیا ہے آپ انھیں سلادیں۔'ونیسہ نے اونگھتے ہوئے حسن کا سر اپنے کندھے پر رکھتے ہوئے ایمان سے کہا۔

'ہاں یہ ان کے سونے کا ٹائم ہوتا ہے۔چلو میں انھیں مہرماہ کے کمرے میں سلادیتی ہوں۔مہرماہ حسن کو اٹھالو۔'حسین کو گود میں اٹھاتے ایمان نے مہرماہ سے کہا اور خود باہر چلی گئیں۔مہرماہ بھی حسن کو اٹھائے ان کے پیچھے گئی۔

'ونی جلدی سے بتاؤ کیا بات ہے؟تم پریشان ہو!'شارمین نے ونیسہ کو پکڑ کر تفتیشی انداز میں پوچھا۔

'کچھ نہیں پشو گے!بس تھوڑا سا نروس ہو رہی ہوں اسی لیے اور تم زیادہ خوش نہ ہو۔ انشاءاللہ دیکھنا آنٹی مٹھائی لے کر ہی آئیں گی۔'ونیسہ نے شارمین کا دھیان اپنی جانب کروایا تو شارمین کی مسکراہٹ سمٹی۔

'یارونی۔۔پائیز ہی کیوں ؟؟'شارمین پر بے چینی طاری ہو گئی۔

'پشو گے ایک بات تو بتاؤ تم نے استخارہ کیا تھا؟'

'ہہ ہاں کیا تو تھا!'شارمین نے سوچتے ہوئے کہا۔

'کیا دیکھا تھا؟'

'کچھ خاص یاد نہیں بس اتنا یاد ہے کہ جیا ہمارے گھر مٹھائی لاتی ہیں۔'

'اور آنٹی نے کیا کہا تھا تمھارا خواب سن کر؟'ونیسہ نے دوسرا سوال پوچھا۔

'کچھ بھی نہیں بس اسمائل کرتے ہوئے جیا کو دیکھا تھا۔'

'بس پھر اس کا یہی مطلب ہے کہ اللہ جی نے اس رشتے میں تمھاری بھلائی رکھی ہے۔ تمہیں اللہ جی کے فیصلے پر تو یقین ہے نا؟'

'تبھی ہاں کر دی ہے (ظاہری طور پر)'آخری بات دل میں کہتے ہوئے شارمین نے ونیسہ کو دیکھا۔

'بس پھر یہ کیوں والی رٹ چھوڑ دو اور جو خرافاتی ہانڈی دماغ میں پک رہی ہے نہ اس کو چولہے سے اتار دو۔'ونیسہ نے سنجیدگی سے کہا۔

'کک کون سی خرافات؟'شارمین ایک لمحے کے لیے بوکھلا گئی۔

'میری جان یہ ہم دونوں اچھی طرح جانتے ہیں کون سی خرافات!'ونیسہ کے گھورنے پر شارمین نے بے ساختہ نظریں چرائیں۔

'ونی تم کبھی کبھی بہت خطرناک لگتی ہو۔'کچھ سمجھ نہ آنے پر شارمین منہ پھولا کر بیٹھ گئی تو ونیسہ ہنس پڑی۔

ونیسہ کا کہا درست ثابت ہوا۔نسرین بیگم مٹھائی لے کر آئی تھیں اور سب کا منہ میٹھا کروا کر نکاح کے بارے میں بھی بتایا۔

'ماشاءاللہ نصیب اچھے کرے۔'نورین بیگم نے شارمین کی پیشانی چومتے ہوئے دعا دی۔

'سنڈے کو فنکشن ہوگا تو آپ سب نے ضرور آنا ہے۔'نسرین بیگم نے ایڈوانس میں انویٹیشن دیا۔

'جی جی انشاءاللہ ضرور آئیں گے۔دسمبر میں ونیسہ کا بھی نکاح ہے۔'نورین بیگم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

'ماشاءاللہ بہت بہت مبارک۔'نسرین بیگم نے اپنی پاس بیٹھی ونیسہ کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

'یہ دونوں سہیلیوں نے آگے پیچھے نکاح کرنے کا پلان بنایا ہوگا نہ؟'جیا کے شرارت سے کہنے پر شارمین اور ونیسہ کے علاوہ سب ہنس پڑے۔

'بس یہ تو نصیب کی بات ہے۔'ایمان نے ایک نظر ونیسہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

'اچھا نورین نکاح میں صرف گھر والے ہی ہوں گے تو میں چاہتی ہوں آپ ونیسہ کو بھیج دیں۔پک ڈراپ ہماری طرف سے ہوگا۔'

'اچھا میں ان کے فادر سے پوچھ کر بتاتی ہوں۔'نورین بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

'جی ٹھیک ہے۔اچھا اب ہم نکلیں گے۔'

'رک جاتے کھانا ہماری طرف کھا لیتے۔'

'بہت شکریہ پھر کبھی صحیح!'نسرین بیگم نے شائستگی سے منع کر دیا اور مل کر اپنے گھر چلے گئے۔

****

'سر لاسٹلی ضامن کا موبائل بلوچستان میں ٹریس ہوا ہے۔اس کے بعد موبائل آف کر دیا گیا ہے۔'سنیک-آئز نے لیپ ٹاپ کمانڈو کو دیکھایا۔

'سر سورسسز سے پتا چلا ہے کہ ابھی پچھلے ہفتے کچھ ٹرک وادئِ نوشکی میں بھٹک رہے تھے۔'سنائپر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بتایا۔

'وجہ ؟'کمانڈو نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا۔

'پتہ نہیں !لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ٹرک اچانک ہی صحرا میں غائب ہو گئے۔'

'یہ سکار کہاں ہے ؟'سکار کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے کمانڈو نے پوچھا۔

'سر وہ آج کل گڑیا کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔'سنیک-آئز نے مزے سے بتایا۔

'کون سی گڑیا؟'

'سر وہی حادی۔۔'سنائپر نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

'کیوں ؟'کمانڈو وجہ جاننے پر تصدیق کے لیے پوچھ لیا۔

'آئی وانا میری ہر۔I wana marry her'

سکار کچھ پیپر پکڑے کمرے میں داخل ہوا۔

'لیکن اس کا تو نکاح ہے اگلے مہینے، پائیز کے ساتھ!'کمانڈو تو سکار کی بات سن کر حیران رہ گئے۔

'وہ انکار کر دے گی۔'سکار نے اطمینان سے کہا۔

'سکار کہیں تم نے۔۔۔'

'میں لڑکیوں کو ماں باپ کی عزت مٹی میں ملانے کے لیے فورس کرنے پر یقین نہیں رکھتا۔'کمانڈو کی بات کاٹتے ہوئے سکار نے ناراضگی سے کہا۔

'تو پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ انکار ہی کرے گی؟'کمانڈو اب بھی مطمئن نہیں ہوئے تھے۔

'وہ آپ کو میں بتاتا ہوں سر! دراصل سکار دی ماسٹر جس کے نام سے مجرم خوف کھاتے ہیں وہ گڑیا کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب چکا ہے۔'سنیک-آئزنے بظاہر سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھوں سے شرارت ٹپک رہی تھی۔

'اور ہمارا مجنوں سکار عشق کے دریا میں اس قدر گہرائی میں اتر چکا ہے کہ اب سکار دی

ماسٹر کو گڑیا کی بات سمجھنے کے لیے ان کی آنکھوں میں جھانکنا ہی کافی ہوتا ہے۔'سنائپر کے اس قدر حسین نقشہ کھینچنے پر کمانڈو کا منہ ہی کھلا رہ گیا۔

وہ بے یقینی سے کبھی سنیک-آئز اور سنائپر کو دیکھتے تو کبھی سکار کو جو کندھے اچکا کر اب اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

'سکار۔۔۔۔'بے یقینی کی انتہا تھی کہ کمانڈو سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔اب انھیں سکار کے اس وہ جنونی انداز کی وجہ سمجھ آئی تھی۔

'تم کیا کرنے کا سوچ رہے ہو؟'

'کڈنیپ!'سکار کے جواب پر کمانڈو کا دل کیا کہ اس کا سر پھاڑ دیں۔

'ہوش میں ہو یا لگاؤ دو؟'

'سر آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔ہمارے مجنوں سکار نے خود پر فرض کر لیا ہے گڑیا کی ہر چھوٹی بڑی خواہش کو پورا کرنا،جو اس کے اختیار میں ہو۔'سنیک-آئز کی وضاحت پر کمانڈو نے سکار کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

'اور وہ مان جائے گی؟'

'جی سر! کیونکہ سورسز سے پتا چلا ہے کہ گڑیا بھی اپنے سکار کی طرح انوکھی ہی خواہشات رکھتی ہیں۔ انھیں کسی گینگسٹر کے ہاتھوں کڈنیپ ہونے اور زبردستی نکاح کا بہت شوق ہے۔'سنائپر نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی کمانڈو مسکرا پڑے۔

'اور یہ کون سی سورسز سے پتا چلا ہے اس پر روشنی ڈالنا پسند فرمائیں گے؟'

'ایسی باتیں بتائی نہیں جاتی، نظر لگ جاتی ہے۔'سنیک-آئز کے شرارت سے کہنے پر فلیٹ زندگی سے بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھا۔

'اب مجھ سے کیا چاہتے ہو تم لوگ؟'کمانڈو نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے سکار سے پوچھا۔

'آپ کی اجازت!'

'اور تمھیں نہیں لگتا کہ یہ اجازت شارمین کے فیملی ممبرز سے لینی چاہئے؟'کمانڈو نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔

'یہ کام آپ بہتر طور پر کر سکتے ہیں کمانڈو! اور ویسے بھی میری لیے آپ کی اجازت ہی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کافی ہے۔' سکار آنکھوں میں چمک لیے بولا۔

پندرہ منٹ تک سکار کو گھورتے رہنے کے بعد کمانڈو نے ایک گہری سانس لی۔

'بیس منٹ! صرف اور صرف بیس منٹ!'

کمانڈو سنجیدگی سے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ اب کام کی طرف آیا جائے۔

'اوکے بوس!' سکار خوشی سے کہتا ہوا کمانڈو کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر سب مل کر اپنے مشن کے بارے میں ڈسکشن کرنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews